کیلئے خدا سے یہ دعا کرتے ہیں، "خدایا تو ان روساء پر رحم کر" الغرض پہلے سالوں کی طرح امسال بھی تمام طلبار رحمانیہ بعد امتحان کے بعد ہی سے حضرت ناظم شیخ عطاء الرحمن صاحب کی ایک ہی جنبش زبان کے منتظر نظر آئینگے، اور ریل گاڑیوں پر اطمینان کیساتھ بیٹھکر نہایت ترنم کیساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے ناظم صاحب مدظلہ کی ثنا گائینگے ؎

ذلک السعادة من رب العلی حصلت + لمثل ذلک السعید لصاحب الدول

یعنی یہ بزرگی اور سعادت عظمیٰ، نیک خصلت بزرگ سیرت صاحب جاہ وحشمت ناظم مدرسہ موصوف کو منجانب اللہ حاصل ہوئی ہے، محترم حضرات اگر میں تمام احسانات اور عطیات کا تذکرہ نہ کروں، بلکہ سہ ماہی سالانہ اور دیگر جلسوں کے صرف انعامات ہی کے ذکر پر اکتفا کروں تو بھی سینکڑوں کا حساب بیٹھ جاتا ہے، کیا یہ اسوۂ عمل نہیں، کیا ناظمین مدرسہ کیلئے یہ نمونہ نہیں؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ یہ اجمال ہے جسکی تفصیل یہ وہ مختصر ہے جس کی تفسیر کیلئے مستقل ایک دفتر کبیر ضرورت ہے۔ سب سے اخیر میں حضرت ناظم صاحب کی درازی حیات اور طول بقا آپ کے انعامات، اور دار الحدیث سے جو فیوض حاصل ہوئے انکے برکات کے قلبی تاثرات کی زبانی ترجمانی "محمد سعید الکاتب" کے لفظوں میں ذرا سے تغیر کے بعد یوں پیش کر کے ختم کرتا ہوں ؎ شاشکر شیخنا ما تراخت منیتی، ایادی لو تمنن وان ھی جلت، فتی غیر محجوب الغنی عن صدیقہ، ولا مظہر الشکوی اذا النعل زلت، "آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"۔

(اسماء مصدقین فارغ شدہ از رحمانیہ)

(۱) العبد محمد سلیمان صدیقی لہسنیا ور رحمانی۔ (۲) العبد الحقیر محمد عثمان رحمانی (۳) محمد مظفر حسین الرحمانی المرشد آبادی۔

فریضۂ تبلیغ اور اسوۂ انبیاء علیہم السلام

(۲)

(مولوی ابو شحمہ خانصاحب بستوی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

پہلی قسط میں سلسلۂ تبلیغ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے استقلال اور ہمت کا ذکر تھا کہ آپ بتخانہ میں داخل ہوگئے اور مورتیوں کو توڑ پھوڑ کران کی بوری گت بنائی چنانچہ جب وہ لوگ کھیل کود کر واپس آئے اور اپنے معبودوں کو بیچارگی کی حالت میں پایا تو سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے ہائے افسوس مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ گستاخی کس نے کی؟ جس نے ایسا کیا یقیناً وہ بڑا ہی ظالم ہے، سب لوگ غور مچانے لگے۔ اور کہا ہونہ ہو وہی نوجوان جسکو لوگ ابراہیم کہا کرتے ہیں اسی نے ایسا کیا ہے فوراً پکڑ منگایا۔ اور پوچھا اے ابراہیم یہ کس کی کارروائی ہے انھوں نے ازراہ جواب دیا تمہارے سب سے بڑے معبود نے ایسا کیا ہوگا اگر وہ بول سکتا ہے تو اس سے پوچھ لو یہ دندان شکن جواب سنکر سب کے سب خاموش ہوگئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا تم تو جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے انھوں نے کہا پھر یہ کیا بدبختی ہے کہ تم معبود حقیقی کو چھوڑ کر ایسے پتھروں کو پوجتے ہو جو خود ہی مجبور محض ہیں۔ تف ہے تم لوگوں کی عقل پر

ایسی صاف اور کھلی ہوئی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔ جب لوگ عاجز آگئے اور کچھ نہ کہہ سکے کہا اسکا یہی جواب ہے کہ اس بیباک شخص کو آگ میں جلا دو بس یہی صورت ہے اپنے معبودوں کی حمایت کرنے کی اِدھر قدرت نے اپنا اعجاز دکھلایا اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ انسانوں نے ہمارے داعی الی الحق (مبلّغ) کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کر لیا ہے حکم دیدیا۔ اے آتش افروز اور فتنہ گر کلدانیوں کی آگ ہمارے خلیل ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا۔ یہ رحمت الٰہی کس چیز کے عوض میں ملی ہے اُس برگزیدہ نبی نے تن تنہا کالڈیا کے بت خانہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض ادا کر کے "خلیل اللہ" کا لقب حاصل کیا اور اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی اپنے فرض کی ادائیگی سے قاصر نہ رہے اپنے خاندان کو دین الٰہی پر قائم رہنے کی وصیت کی اور کہا یَا بَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ دیکھو اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند کر لیا بس ہمیشہ اس پر قائم رہنا۔ دنیا سے اس حالت میں رخصت ہونا کہ تم مسلمان ہو اسی طرح یوسف علیہ السلام نے اپنے مقدس فرض کو ادا کیا تختگاہ فراعنہ کے ایک قیدخانہ میں ہزاروں شقتیں ہیں لیکن توحید کی تبلیغ سے کبھی غافل نہ رہے۔ یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ۔ اے یارانِ مجلس بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا ہے یا ایک ہی خدائے قہار کے آگے جھکنا؟ تم اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کی کیوں پوجا کرتے ہو۔

مسلمانو! جب تک اپنے تبلیغی مشن کو پھر دوبارہ زندہ نہ کر لوگے ہزار تمنائیں دل میں رکھو ایک بھی باقاعدہ پوری نہ ہوگی۔ محض تمنا کرنے سے اصل چیز حاصل نہیں ہوا کرتی۔ راہ عمل پر گامزن ہونا ضروری ہے ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال ✦ صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

اُسوۂ نوحیؑ۔ نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس تک اپنی قوم میں دین کی تبلیغ کرتے رہے لیکن قوم برابر سرکشی پر تلی رہی۔ آخر آپ نے دردبھری آواز میں پکارا رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَھَارًا فَلَمْ یَزِدْھُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا۔ اے میرے رب اپنی قوم کو میں نے رات دن حق و ہدایت کی دعوت دی مگر افسوس کہ میری دعوت کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکلا کہ وہ ہم سے بھاگنے لگے میں نے جب جب تیری بندگی کی طرف بلایا تو اُن لوگوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں تاکہ میری آواز کو نہ سن سکیں۔ جس وقت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم لَا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ۔ میں صاف صاف خطرہ سے آگاہ کئے دیتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کسی دوسرے کی عبادت نہ کیا کرو مجھے تمہاری نسبت ایک روز دردناک عذاب کا خوف ہے فوراً قوم کے سردار بول اٹھے ہم تو تمہیں ایک معمولی سا انسان دیکھتے ہیں بظاہر ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں بلکہ تم ہمارے معمولی درجے کے لوگوں میں سے ہو پھر کیوں ہم تمہاری بات مانیں ہم لوگ تم کو دعوٰۂ نبوت میں جھوٹا سمجھتے ہیں اور صاف صاف کہدیا اے نوح اگر تم سچے ہو تو اپنے خدا کو پکارو اور ہم پر عذاب نازل کراؤ۔ اللہ رب العزت نے فوراً اپنے نبی نوحؑ کی طرف وحی نازل کی فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا۔ اے ہمارے نبی یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں اس کی وجہ سے تم غمگین نہ ہو بلکہ ایک کشتی ہماری حفاظت میں جلدی بناؤ ہم ان کو

اپنے عذاب کا مزہ چکھائیں گے پھر دوبارہ وحی نازل فرمایا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ۔ اے نوح اِن ظالموں کے متعلق ہم سے کچھ کلام نہ کرو یہ سب کے سب ضرور غرق ہوں گے اس واقعہ کو قرآن نے مفصل طور سے بیان کیا ہے بخوف طوالت ترک کرتا ہوں۔

اسوۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت الی اللہ کو جس سرگرمی سے انجام دیا ہے بس آپ ہی کا حصہ ہے (الف) اس پہاڑی کے وعظ کو یاد کیجئے جب کوہ صفا پر چڑھکر آپ نے پکارا تھا اے آل فہر اور آل غالب اللہ رب العزت کے احکام کو مان لو اس کے داعی کی اتباع کرو۔ (ب) اس تنہائی کے واقعہ کو یاد کیجئے جب آپ مکہ سے میلوں فاصلہ پر ابو راقم اور کوہ کے سایہ میں خفیہ طریقہ سے دین الٰہی کو لوگوں تک پہنچاتے رہے تھے آپ کی تبلیغ دن بدن بڑھتی جاتی تھی اس وقت رؤسار قریش ابو طالب کے مکان میں جمع ہوئے اور داعی اسلام کو بلا کر کہا تھا آپ ہمارے معبودوں کو برا بھلا مت کہئے اگر آپ اس تبلیغ کو چھوڑدیں تو ہم لوگ آپ کی خدمت کرنے کیلئے تیار ہیں اگر آپ سرداری چاہتے ہیں تو ہم دینے کو تیار اگر آپ اچھی اچھی لڑکیاں پسند کریں تو دینے کو طیار آپ نے فرمایا" عرب کی بادشاہت کیا شے ہے اگر تم سورج کو بھی آسمان سے اتار کر ہماری مٹھی میں رکھدو جب بھی میں سوائے اعلان کلمہ حق کے دوسری بات منظور نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نرمی کی خواہش کی نسبت فرمایا وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ یہ معبودان باطلہ کے پوجنے والے چاہتے ہیں کہ تو اُن کے ساتھ اعلانِ حق میں نرمی کر تو وہ بھی تیرے ساتھ نرمی کریں گے اے نبی کہہ دے اس مقدس فرض کی ادائگی کا اجر رب العالمین دینے والا ہے (ج) طائف کا واقعہ کتنا دردناک ہے ان کفار کے بازاری لونڈوں نے اللہ کے رسولؐ کو کسقدر زخمی کیا بدن سے خون جاری ہے نعل مبارک میں خون جم گیا ہے بایں ہمہ دعوت الی اللہ زبان پر برابر جاری ہے آپ کو اتنا مارا کہ جب آپ طائف سے لوٹتے ہیں تو آپ پر غشی کی حالت وقتاً فوقتاً طاری ہوجاتی ہے راستہ میں آپ بیٹھ جاتے ہیں پیر کو سہلاکر پھر چلنے لگتے ہیں اللہ رب العزت کا فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ کے رسول اگر آپ حکم دیں تو ہم ان لعینوں کو دونوں پہاڑیوں کے درمیان کچل دیں لیکن آپ نے اسے منظور نہیں کیا (د) عکاظ بازار کے بڑے میلہ پر نظر ڈالو جہاں شراب وکباب کی مجلس ہر وقت گرم رہتی تھی زناکاری میں لوگ علانیہ طور سے مبتلا رہتے تھے آپ وہاں پہنچکر اللہ کے دین کی تبلیغ کرتے ہیں یاایھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا۔ اے لوگو اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرلو خوش نصیب ہوجاؤ گے۔ مگر بدبخت ابولہب آپ کے پیچھے ہوجاتا اور برابر کہتا جاتا اے لوگو محمد پاگل ہوگیا ہے اس کی بات مت مانو۔ مگر آپ اپنی دعوت کی آواز برابر لوگوں کے کانوں تک پہنچا رہے ہیں۔ حضورؐ ایک درخت کے سایہ تلے آرام فرمارہے ہیں تلوار کو درخت پر لٹکا دیا ہے ایک کافر ہاتھ میں لیتا ہے اور کہتا ہے اے محمد اب تم کو کون بچائے گا آپ ایسے خطرناک وقت میں بھی اس کو تبلیغ الٰہی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں اللہ ہی بچانے والا ہے وہ فوراً اسلام قبول کرلیتا ہے (ہ) جان توڑتی ہوئی نواسی کو گود میں لئے ہوئے ہیں اُسوقت بھی آپ تبلیغ سے غافل نہیں ہیں۔ اکلوتے بچے ابراہیم کی لاش پر بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت بھی حاضرین کو اللہ کی ناراضی اور رضامندی کا معنی سمجھا رہے ہیں اور صبر واستقامت کی تعلیم فرمارہے ہیں (و) آخری وقت مرض الموت میں تکمیل دعوت الٰہی فرمارہے ہیں